السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سگریٹ نوشی کے سلسلے میں ہم نے آپ کی رائے پڑھی کہ سگریٹ نوشی حرام ہے کیوں کہ اس میں جان ومال دونوں کا نقصان ہے اور یہ خود کشی کے برابر ہے۔ سگریٹ ہی کی طرح ہمارے ملک یمن میں ایک چیز بہ کثرت استعمال کی جاتی ہے جسے لوگ "القات" کہتے ہیں۔ یمن میں اس کا استعمال بہت عام ہے حتیٰ کہ علماء بھی شوق سے اسے تناول فرماتے ہیں اور وہ اس میں کوئی قباحت بھی نہیں محسوس کرتے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یمن سے باہر کے بعض علماء نے القات کو حرام قرار دیا ہے کیوں کہ سگریٹ کی طرح اس میں بھی جان ومال دونوں کا نقصان ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ("القات" پان ہی کی ایک شکل ہے۔ اس کے پتے بھی پان کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ القات کے پتوں کو بغیر چونے اور زردہ کے استعمال کیا جاتا ہے جب کہ پان میں چونا زردہ اور کتھا استعمال کرتے ہیں جس سے اس کے نقصان میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس لیے (میری نظر میں اگر القات کا استعمال جائز نہیں ہے تو پان استعمال بہ درجہ اولیٰ جائز نہیں ہے

---

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سگریٹ کے بارے میں ہم پہلے ہی کافی تفصیل کے ساتھ بیان کرچکے ہیں کہ پابندی کے ساتھ اس کا استعمال کرنا اوراس کا عادی ہونا حرام ہے۔ کیونکہ اس میں مال کی بربادی کے ساتھ ساتھ صحت کی بھی بربادی ہے اور دھیرے دھیرے یہ چیز موت کے منہ میں لے جاتی ہے۔

یہ تو خودکشی کے برابر ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس کے استعمال سے کینسر جیسا مرض ہوسکتا ہے اور موت آسکتی ہے اس کا استعمال کرنا خودکشی نہیں تو اور کیا ہے۔ مزید یہ کہ اس کا نقصان صرف پینے والوں تک محدود نہیں رہتا ہے بلکہ آس پاس بیٹھے لوگ بھی اس کے دھویں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اوران کی صحت پر اتنا ہی برا اثر پڑتا ہے جتنا پینے والوں پر پڑتا ہے۔ اسلام کا بنیادی اصول ہے :

"لَاضَرَرَوَلَاضِرَارَ"

''کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے خود کو نقصان ہو یا دوسروں کو نقصان ہو''

سگریٹ نوشی میں خود کا بھی نقصان ہے اور دوسروں کا بھی۔ اسلامی شریعت کے تمام احکام پانچ چیزوں کی حفاظت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ دین جان عقل نسل اور مال کوئی بھی کام ان پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو نقصان پہنچائے تو شریعت کی نظر میں وہ کام جائز نہیں ہے۔

آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ سگریٹ نوشی ان پانچوں ہی چیزوں کے لیے نقصان دہ ہے۔

چند سال قبل "القات" کے موضوع پر مدینہ یونیورسٹی نے ایک سیمینار کرایا تھا اس سیمینار میں شرکت کرنے والے تمام علماء ومشائخ نے متفقہ طور پر سگریٹ کی طرح القات کو بھی ناجائز قرار دیا تھا صرف یمنی علماء اس رائے سے متفق نہیں تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ لوگ "القات" کی حقیقت سے ناواقف ہیں جبھی انھوں نے اسے ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ یمن کے علماء ومشائخ بھی بڑے شوق سے القات تناول فرماتے ہیں۔

چند سال قبل یمن کے دورے پر گیا تھا اور ذاتی تجربہ ومشاہدہ کی بنا پر میں نے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے ہیں۔

(1) القات ایک مہنگی شے ہے پہلے میں اسے سگریٹ کی طرح سستی شے تصور کرتا تھا لیکن وہاں جاکر پتا چلا کہ یہ تو سگریٹ کے مقابلے میں دسیوں گنا مہنگی شے ہے۔ اتنی مہنگی شے کو چبا چبا کر تھوک دینا بلاشبہ فضول خرچی ہے۔ نہ تو اس میں کوئی دینی فائدہ ہے اور نہ دنیوی۔

(2) القات کا استعمال سراسر وقت کی بربادی ہے۔ عام طور پر لوگ اسے ظہر کے بعد سے لے کر مغرب تک استعمال کرتے ہیں اس دوران لوگ القات چبانے اور گپیں لڑانے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرتے۔ ذرا غور کریں کہ پورے ملک میں اس رواج سے کس قدر وقت کی بربادی ہوتی ہے یہ تو ملک کا بہت بڑا نقصان ہے۔ اتنا سارا وقت اگر کسی مفید کام میں لگایا جاتا تو ملک کی تعمیر وترقی میں خاصی مدد ملتی لوگ اب اس نقصان کو محسوس کرنے لگے ہیں۔

(3) یمن کی تقریباً تیس فیصد زمین القات کی پیداوار میں استعمال ہوتی ہے۔ اگر یہی زمین اناج اگانے کے لیے استعمال کی جاتی تو یمن کو باہر ملکوں سے غلہ درآمد کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ بلاشبہ اتنے بڑے پیمانے پر القات کی پیداوار یمن کے بجٹ پر مالی بوجھ ہے۔

(4) انصاف پسند لوگ اقرار کرتے ہیں کہ صحت کے نقطہ نظر سے القات ایک نقصان دہ چیز ہے جو لوگ بلاوجہ اس میں فائدہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں انھیں سمجھنا چاہیے کہ اگر اس میں تھوڑا بہت فائدہ ہے بھی تو اس کے مقابلے میں اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں کسی چیز میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو تو شریعت کی رو سے وہ ناجائز قرار پاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب شراب اور جوئے کو حرام کیا تو اس کی یہی وجہ بتائی کہ اس میں فائدہ اور

[1]نقصان دونوں ہے لیکن فائدہ کے مقابلے میں نقصانات زیادہ ہیں۔[1]

ان حقائق کی بنیاد پر یمن کے علماء ومشائخ اب اس بات کا اعتراف کرنے لگے ہیں کہ القات کو ناجائز ہونا چاہیے چنانچہ یمن کے مشہور عالم دین علامہ محمد سالم البیحانی نے اپنی کتاب "اصلاح المجتمع" میں بڑی تفصیل کے ساتھ القات کے نقصانات پر روشنی ڈالی ہے اور اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ القات میں مال کی بربادی کے ساتھ ساتھ وقت اور صحت کی بھی بربادی ہے۔ اس سے دانت اور معدہ خراب ہوتا ہے اور مختلف قسم کی پیٹ کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس کا استعمال کرنے والوں کا جسم عام طور پر کمزور ہونے لگتا ہے سگریٹ کی طرح تمباکو کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔ یہ شراب کی طرح نشہ آور تو نہیں لیکن اس میں متعدد خرابیاں اور بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اہل علم اس کے استعمال کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ان چیزوں سے زیادہ مضر اور پھوہڑ وہ تمباکو (کھینی) ہے جسے لوگ ہاتھوں میں مل کر دانتوں کے درمیان رکھتے ہیں یا ناک سے سونگھ کر چھینک لیتے ہیں۔ یہ لوگ کھینی کھا کر ادھر ادھر تھوکتے ہیں خود بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی بیماریوں میں مبتلا کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ سگریٹ ہو یا القات یا تمباکو ان تمام چیزوں کے نقصانات اتنے زیادہ ہیں کہ کوئی بھی انصاف پسند عالم دین ان کے استعمال کو جائز اور مباح نہیں قرار دے سکتا۔

---

[1] ۔آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ پان کے استعمال میں وقت کی بربادی تو نہیں ہے البتہ مال اور صحت کی بربادی ضرور ہے۔ اس میں زردہ کا استعمال اس کے نقصان میں مزید اضافہ کردیتا ہے۔ اس کے استعمال سے دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے اور بھوک کم ہونے لگتی ہے۔ پان کے استعمال سے صحت پر کافی برا اثر پڑتا ہے اور یہ کہ پان کھانے والے ادھر ادھر تھوکتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ عمارتوں کو غلیظ اور بدنما کردیتے ہیں اور بیماری پھیلانے کا کام کرتے ہیں ان سب حقائق کی روشنی میں پان کا استعمال کسی صورت جائز نہیں ہے۔ پتا نہیں کہ برصغیر کے علماء کو یہ بات کیسے گوارا ہوتی ہے کہ خود بھی شوق سے پان کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی گلوریاں پیش کرتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# فتاوی یوسف القرضاوی

## طبی مسائل، جلد:2، صفحہ:271

### محدث فتویٰ